AUSTRALIAN JOURNAL OF HUMANITIES AND ISLAMIC STUDIES RESEARCH (AJHISR)
Vol.2, Issue 1, Jan-16 to Jul-16

A CRITICAL ANALYSIS OF NARRATIONS REGARDING THE WORDING “ḤAYUN ‘ALA KHAIR UL ‘AMAL” IN ADHAN (MUSLIM CALL FOR PRAYER)

اذان کے کلمات حيّ على خير العمل سے متعلق وارد روایات کا تحقیقی جائزہ - URDU

ڈاکٹر عرفان اللہ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

ڈاکٹر زین العابدین سوڈھر
اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، یونیورسٹی آف سندھ جامشورو

نذیر احمد
ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

ABSTRACT:

In the same manner as the book revealed on Prophet Muhammad ﷺ, the glorious Quran, is made more virtuous than any other book in this world and his ﷺ status has been exalted to make him more noble and virtuous than any other Prophet or Messenger, Allah SWT has given nobility and priority to Prophet Muhammad ﷺ's companions over all human after Prophets. This special blessing is because of their presence in the company of our beloved Prophet ﷺ. Whatever they learnt from Rasoolullah ﷺ, they implemented it in the best possible manner and communicated it to the generations following them in a diligent manner. Whenever, they felt any problem anywhere, they referred back to the guidance from Prophet ﷺ without slightest of hesitation without wasting any time to align themselves and other with the blessed ways of our Messenger ﷺ. Like other matters of Ibadah (worship), Prophet ﷺ gave the education about Adhan himself as recorded in Saheeh narrations from the companions including Bilal R.A. - the moadhan of Rasoolullah ﷺ, Abu Makhzōrah R.A and others. These narrations make the wording of Adhan clear as a bright day leaving no doubt for those who believe in following the Sunnah of our blessed messenger Muhammad ﷺ. The issue with different wording in prayer is either due to following one’s desire and bid’ah or due to preferring inauthentic sayings and unreliable narrations over Saheeh and sound narrations.

Keywords: Azān, Adhan, Riwāyāhs, Abu Makhzōrah (R.A), Marfū‘,Mursal.

تمہید:

اہل تشیع کے حدیث وفقہ کا بڑا مرجع امام جعفر صادق کی ذات ہے بلکہ انہی کی نسبت سے یہ مذہب جعفری کہلاتا ہے۔ چونکہ شیعوں کی حدیث اپنے ائمہ سے متعلق عقائد رکھنے کی وجہ سے سنیوں سے مختلف ہے اس وجہ سے ان کی فقہ بھی الگ ہوگئی۔ یوں تو فریقین کے اختلافی مسائل بہت زیادہ ہیں لیکن ایک اہم مسئلہ اذان اور اقامت کا بھی ہے جس کو اس مقالہ میں تحقیق کا مدار ٹھہرایا گیا ہے اور وہ اس وجہ سے کہ اہل تشیع اپنی کتابوں کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے کتب سے بھی اپنی مدعیٰ کو ثابت کرنے کے لئے دلائل دیتے ہیں۔ لہٰذا اس مقالہ میں اذان کے کلمات کے متعلق وارد روایات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلیؒ لکھتے ہیں کہ اہل سنت سے ان کا افتراق جن اہم مسائل کی وجہ سے ہے وہ یہ ہیں کہ :

ومن أهم المسائل الفقهية التي افترقوا بها عن أهل السنة: القول بإباحة الزواج المؤقت أو زواج المتعة، وإيجاب الإشهاد على الطلاق، وتحريمهم كالزيدية ذبيحة الكتابي والزواج بالنصرانية أو اليهودية، وتقديمهم في الميراث ابن العم الشقيق على العم لأب، وعدم مشروعية المسح على الخفين، ومسح الرجلين في الوضوء، وفي أذانهم: (أشهد أن علياً ولي الله)، (حي على خير العمل)، وتكرار جملة: (لا إله إلا الله). 1ـہ

"جن اہم مسائل کی وجہ سے یہ (شیعہ) اہل سنت سے جدا ہیں وہ یہ ہیں: نکاح مؤقت یا متعہ کو جائز سمجھتے ہیں، طلاق پر گواہ کو واجب قرار دیتے ہیں، زیدیہ کی طرح اہل کتاب کے ذبیحہ نیز یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، میراث میں سوتیلے چچازاد بھائی کو سگے چچازاد بھائی پر مقدم رکھتے ہیں، مسح علی الخفین کو جائز نہیں سمجھتے، وضوء میں پاؤں کو دھونے کے بجائے اس پر مسح کرتے ہیں، اذان میں أشهد أن علياً ولي الله، حي على خير العمل کے الفاظ زیادہ کرتے ہیں اور لا إله إلا الله کے جملے کا تکرار کرتے ہیں"۔

شیعہ حضرات کے دلائل:

محمد جواد مغنیہ اپنی کتاب فقہ امام صادق ج ۱ ص ۱۶۶ پر لکھتے ہیں کہ یہ بات بالاجماع ثابت ہے کہ امام جعفر صادق (ع) اس طرح اذان دیتے تھے۔

الله أكبر الله أكبر، الله أكبر الله أكبر
أشهد أن لا إله إلّا الله ، أشهد أن لا إله إلّا الله
أشهد أن مُحَّمدا رسول الله، أشهد أن مُحَّمدا رسول الله
حيّ على الصلاة، حيّ على الصلاة
حيّ على الفلاح، حيّ على الفلاح
حيّ على خير العمل، حيّ على خير العمل
الله أكبر، الله أكبر،
لا إله إلّا الله. لا إله إلّا الله.

شیعہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہماری اذان صحیح اور موثق اسانید کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور اہل سنت کی کتب بھی اس کی تائید کرتی ہیں جن کے شواہد مندرجہ ذیل ہیں۔

کتب اہل سنت سے دلائل:

1: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ فِي النِّدَاءِ ثَلَاثًا وَيَشْهَدُ ثَلَاثًا وَكَانَ أَحْيَانًا إِذَا قَالَ: حِيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: عَلَى إِثْرِهَا حِيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا زَادَ فِي أَذَانِهِ: حِيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ. 2ـہ

2: وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ إِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: "حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ وَيَقُولُ هُوَ الْأَذَانُ الْأَوَّلُ" 3ـہ

3: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ، وَمُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ كَانَ يُؤَذِّنُ، فَإِذَا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ، وَيَقُولُ: هُوَ الْأَذَانُ الْأَوَّلُ 4۔

"امام زین العابدین جب اذان دیتے اور حی علی الفلاح پر پہنچتے تو آپ حيّ على خير العمل پڑھتے اور فرماتے کہ اذان اول یہی ہے"

4: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، وَرُبَّمَا قَالَ: حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ 5۔

"عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ وہ اذان میں حيّ على خير العمل کہا کرتے تھے"۔

5: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَزِيدُ (حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ) بَعْدَ حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ وَهُوَ مَذْهَبُ الشِّيعَةِ الْآنَ۔ وَقَدْ صَحَّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِي أَذَانِهِمْ "حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ" وَلَا نَقُولُ بِهِ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا حُجَّةَ فِي أَحَدٍ دُونَهُ وَلَقَدْ كَانَ يَلْزَمُ مَنْ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا عَنْ الصَّاحِبِ: مِثْلُ هَذَا لَا يُقَالُ بِالرَّأْيِ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا، فَهُوَ عَنْهُ ثَابِتٌ بِأَصَحِّ إسْنَادٍ. 6۔

"ابن حزم اپنی کتاب المحلی میں لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر اور ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ اذان میں حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ کہا کرتے تھے اس کے بعد آگے جا کر ابن حزم کہتا ہے کہ جو شخص اقوال صحابہ کو تسلیم کرتا ہے اسے چاہیے کہ اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرے اس لئے کہ ایسی بات قیاس سے نہیں کہی جاسکتی اور یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ترین سند کے ساتھ ثابت ہے"۔

درجہ بالا دلائل کی روشنی میں شیعہ علماء اس بات کے قائل ہیں کہ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ اذان کا جزء ہے اور اس کے بغیر اذان صحیح نہیں ہے۔

احناف کے دلائل اور جوابات:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ الْمَكِّيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعُمَرَ، وَعَمَّارٍ، ابْنَيْ حَفْصٍ، عَنْ آبَائِهِمْ، عَنْ أَجْدَادِهِمْ، عَنْ بِلَالٍ، أَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ، فَيَقُولُ: حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَتَرَكَ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ 7۔

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہ صبح کی اذان میں حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ بولتے تھے پس نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم کیا کہ اس کے بجائے الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہو اور حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ کو ترک کرو"۔ اس روایت سے یہ بات واضح طور پر سامنے آرہی ہے کہ اگر ایک طرف نبی کریم ﷺ کی مرفوع حدیث ہے اور دوسری طرف عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت ہو تو کوئی بھی عقل سلیم والا اس میں فرق کر سکتا ہے کہ ترجیح مرفوع روایت کو دی جائے گی نہ موقوف کو۔

دوسری روایت اس طرح ہے:

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ أَبُو الشَّيْخِ الْأَصْفَهَانِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللهِ بْنِ رُسْتَةَ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، وَعَمَّارٍ وَعُمَرَ ابْنِي حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ أَجْدَادِهِمْ عَنْ بِلَالٍ، أَنَّهُ كَانَ " يُنَادِي بِالصُّبْحِ فَيَقُولُ: حِيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَتَرْكَ حِيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ " قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذِهِ اللفظةُ لَمْ تَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا عَلَّمَ بِلَالًا وَأَبَا مَحْذُورَةَ وَنَحْنُ نَكْرَهُ الزِّيَادَةَ فِيهِ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ۔[8]

ان دونوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ کی جگہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا حکم فرمایا ہے۔

ابو محذورة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، وَحَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ. زَادَ إِسْحَاقُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. [9]۔

ابو محذورة رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ. اللَّهُ أَكْبَرُ. اللَّهُ أَكْبَرُ. اللَّهُ أَكْبَرُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. اللَّهُ أَكْبَرُ. اللَّهُ أَكْبَرُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ[10]۔

ابو محذورة رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور سند کے ساتھ روایت ہے:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، وَحَجَّاجٌ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً: الْأَذَانُ: " اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْإِقَامَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "، كَذَا فِي كِتَابِهِ فِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ مَكْحُولًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ، حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، قَالَ: "عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، الْأَذَانُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ " 11ـ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات تعلیم فرمائے اذان اس طرح تعلیم فرمائی۔

: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًارَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ " 21ـ

حيَّ على خير العمل: قال النووي رحمه الله تعالى يكره أن يُقال في الأذان: (حي على خير العمل) لأنه لم يثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى البيهقي فيه شيئاً موقوفاً على ابن عمر، وعلي بن الحسين ؓ. قال البيهقي: لم تثبت هذه اللفظة عن النبي ﷺ فنحن نكره الزيادة في الأذان. 13ـ

"**حي على خير العمل** کے بارے میں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اذان میں (**حي على خير العمل**) مکروہ عمل ہے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے دوسری جانب اگرچہ امام بیہقیؒ نے موقوف روایت اس حوالے سے بیان کی ہے لیکن ساتھ میں لم تثبت کا حکم بھی لگایا ہے"۔ آگے لکھتے ہیں:

جان لو! کہ اذان میں (**حي على خير العمل**) کاذکر بدعت ہے اور اس کا ترک کرنا واجب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فرمان کی وجہ سے «من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد (متفق على صحته) وفي رواية أخرى «من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد » أخرجه مسلم في صحيحه. وثبت عنه ﷺ أنه كان يقول في خطبة الجمعة: أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة.

وقد أقام علي ؓ في الكوفة وهو أمير المؤمنين قريبا من خمس سنين وكان يؤذن بين يديه بأذان بلال ؓ، ولو كانت هذه الألفاظ المذكورة في السؤال موجودة في الأذان لم يخف عليه ذلك؛ لكونه ؓ من أعلم الصحابة بسنة رسول الله ﷺ وسيرته، وأما ما يرويه بعض الناس عن علي ؓ أنه كان يقول في الأذان (حي على خير العمل) فلا أساس له من الصحة. ۱۴ـ

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانچ سال تک کوفہ میں قیام کیا اس دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ مذکورہ الفاظ کے ساتھ اذان دیتے تھے لیکن کبھی بھی آپ نے کچھ نہیں کہا اگرچہ بعض لوگوں نے آپ کی طرف سے یہ روایت کی ہے کہ آپ اذان میں (**حي على خير العمل**) کہتے تھے لیکن اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے"۔

وقال الشوكاني في أثناء شرحه لحديث عبد الله بن زيد المتقدم مانصه:

والحديث ليس فيه ذكر حي على خير العمل وقد ذهبت العترة إلى إثباته وأنه بعد قول المؤذن حي على الفلاح قالوا: يقول مرتين حي على خير العمل ونسبه المهدي في البحر إلى أحد قولي الشافعي وهو خلاف ما في كتب الشافعية فإنا لم نجد في شيء منها هذه المقالة بل خلاف ما في كتب أهل البيت، قال في الانتصار: إن الفقهاء الأربعة لا يختلفون في ذلك، يعني في أن حي على خير العمل ليس من ألفاظ الأذان -15ـہ

"اور علامہ شوکانی اس حدیث کی تشریح کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حی علی خیر العمل کا ذکر نہیں ہے اور ایک جماعت اس کی اثبات کی طرف گیا ہے لیکن مہدی نے اس کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام شافعی کے کتابوں میں کہی بھی اس کا ذکر موجود نہیں ہے جب کہ کتب اہل بیت میں اس کے خلاف لکھا گیا ہے اور انتصار میں ہے کہ فقہاء اربعہ اتفاق سے لکھتے ہیں کہ حی علی خیر العمل الفاظ آذان نہیں ہے"۔

العرض اہل سنت اسی اذان اور اقامت کے قائل ہیں جو شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے خود سکھائی ہے جو اللہ اکبر سے شروع ہو کر لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے۔ صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم اور اقامت میں قد قامت الصلوۃ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ دیکھئے حضرت ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ کو اذان کی تعلیم کے وقت آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: جب صبح کی نماز کی اذان ہو تو کہو (دو مرتبہ) الصلوۃ خیر من النوم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حی علی خیر العمل سے روک دیا تھا۔ مسلم، کنز العمال، (فضل الأذان وأحكامه وآدابه جلد نمبر 8 صفحہ 342-345) نیل الاوطار (باب صفۃ الصلوۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۶-۴۷)۔

حی علی خیر العمل کے حوالے سے صحیح مسلم وغیرہ میں ایسی کوئی روایت نہیں۔ قاضی شوکانی (جو خود زیدی مسلک کے سے وابستہ رہ چکے ہیں) الصلوۃ خیر من النوم کی تصحیح نقل کرنے کے بعد حی علی خیر العمل کی تردید اور جزؤ اذان کی نفی کرتے ہیں۔ حدیث مرفوع میں حی علی خیر العمل کا ذکر نہیں ہے۔ انتصار میں ہیں کہ فقہاء اربعہ کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حی علی خیر العمل کے الفاظ اذان میں سے نہیں۔ صحیحین وغیرہ تمام کتب احادیث میں اذان کے الفاظ مروی ہے کسی میں بھی ایسا جملہ نہیں ہے جو حی علی خیر العمل کے ثبوت پر دلالت کرے۔

خلاصہ:

حی علی خیر العمل حدیث کی کتابوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہاں البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں مگر یہ روایت موقوف ہے اور موقوف کا حکم یہ ہے کہ موقوف روایت پر اس وقت تک عمل نہیں ہو گا جب تک دیگر قرائن سے اس کی توثیق نہ کی جائے اور فقہی قاعدہ ہے کہ جب نہی اور اثبات میں تعارض آجائے تو ترجیح نہی کو دی جائے گی۔ نیز یہ (تثویب) یعنی اعلان پر محمول ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اہل سنت والجماعت کا اس پر عمل نہیں اور یہ اہل تشیع کا شعار اور علامت ہے ان الفاظ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اہل سنت والجماعت کے تمام فقہی مسالک کے فتاوٰی جات میں ہیں کہ پانچگانہ نماز کے اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز نہیں ہے تمام احادیث صحیحہ میں سنت اذان اس طرح وارد ہے یہی اذان رسول اللہ سے ثابت ہے، اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام امت کا عمل در آمد رہا ہے خلاف سنت اور خلاف اجماع کوئی امر اختیار کرنا جائز نہیں۔ تمام ائمہ دین کا یہی مسلک اور طریقہ ہے کسی کا اس کے خلاف نہیں بجز روافض کے۔

واللہ اعلم بالصواب

حوالہ جات

(1) وھبۃ الزحیلی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج 1، ص 59، دالفکر۔ دمشق، طبع نامعلوم۔

(2) ابو بکر البیقھی، احمد بن الحسین بن علی (م 468ھ)، السنن الکبریٰ، ج 1، ص، 625، رقم الحدیث 1991 باب ماروی فی حی علی خیر العمل دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت۔ لبنان، طبع 1424ھ۔ 2003م۔

(3) ابو بکر البیقھی، احمد بن الحسین بن علی (م 468ھ)، السنن الکبریٰ، ج 1، ص، 625، رقم الحدیث 1993 باب ماروی فی حی علی خیر العمل دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت۔ لبنان، طبع 1424ھ۔ 2003م۔

(4): ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم (م 235ھ)، المصنف فی الاحادیث والآثار، ج، 1، ص، 195، رقم الحدیث 2239 باب **مَنْ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ** مکتبۃ الرشد۔ ریاض، طبع 1409ھ۔

(5) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم (م 235ھ)، المصنف فی الاحادیث والآثار، ج، 1، ص، 195، رقم الحدیث 2240 باب **مَنْ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ** مکتبۃ الرشد۔ ریاض، طبع 1409ھ۔

(6) ابو محمد القرطبیؒ، علی بن احمد بن سعید بن حزم (م 456ھ)، المحلیٰ بالآثار، ج، 2 ص، 194 رقم الحدیث 331 باب **مَسْأَلَةٌ بَيَانُ صِفَةُ الْأَذَانِ** دار الفکر۔ بیروت۔ لبنان، سن نامعلوم۔

(7) ابو القاسم الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب (م 360ھ)، المعجم الکبیر، ج 1، ص، 352، رقم الحدیث 1071 باب **سَعْدٌ الْقَرَظُ، عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ** مکتبہ ابن تیمیہ۔ قاہرہ، طبع ثانیہ۔

(8) ابو بکر البیہقی، السنن الکبریٰ، ج 1، ص 625۔ رقم الحدیث 1994 باب **بَابُ مَا رُوِيَ فِي حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ**۔

(9) مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261ھ) صحیح مسلم ج 1، ص 287۔ رقم الحدیث 379 باب **بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ** مکتبہ دار إحياء التراث العربي - بیروت۔

(10) ابو عبد الرحمن النسائی، احمد بن شعیب بن علی (م 303ھ)، السنن الصغریٰ، ج 2، ص 4، رقم الحدیث 631 باب **كَيْفَ الْأَذَانُ** مکتب المطبوعات الاسلامیۃ۔ حلب، طبع 1406ھ۔ 1986م۔

(11) ابوداؤد السجستانی، سلیمان بن اشعث (275ھ)، سنن ابی داؤد، ج 1، ص 137، رقم الحدیث 502، باب **كَيْفَ الْأَذَانُ** المکتبۃ العصریۃ، صیدا۔ بیروت، سن نامعلوم۔

(12) ایضاً۔

(13) ابوزید، بکر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن بکر (م 1429ھ)، معجم المناھی اللفظیۃ وفوائد فی الالفاظ، ج 1، ص 238، باب **حِيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ** دار العاصمۃ للنشر والتوضیع۔ ریاض، طبع 1417ھ۔ 1996م۔

(14) عبدالعزیز بن باز (م 1420ھ)، مجموع الفتاویٰ، ج 4، ص 260، باب **حول بعض الأمور البدعية والشركية** طبعہ محمد بن سعد الشویعر۔

(15) حسام الدین بن موسی، ڈاکٹر، فتاویٰ یسالونک، ج 6، ص، 122۔